بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

تذکیر بالقرآن

Reflections from Qur'an

قرآن مجید کی منتخب آیات کی تفسیر

A Summary of Qur'anic Teachings

Part – 16

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Seymour Road

London,

United Kingdom

Telephone: +44 7853099327

پارہ - 16

قران مجید کا سولہواں پارہ، سورۃ الکھف کی بقیہ آیات۔75 تا 110، سورۃ مریم مکمل، اور سورۃ طٰہٰ مکمل پر مشتمل ہے۔

اہم تفسیری نکات

بقیہ مضامین سورہ کہف

موسیٰؑ کی بے تابی

ابن جریر میں ہے حضرت عبداللہ بن عباس (رض) فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب کوئی یاد آجاتا اور اس کے لئے آپ دعا کرتے تو ساتھ اپنے لئے بھی دعا کرتے۔ ایک روز فرمانے لگے: ہم پر اللہ کی رحمت ہو اور موسیٰ پر کاش کہ وہ اپنے ساتھی (حضرت خضرؑ) کے ساتھ اور بھی ٹھہرتے اور صبر کرتے تو اور بہت سی تعجب خیز باتیں معلوم ہوتیں۔

خضرؑ کون؟ نبی، ولی اللہ یا مقرب فرشتوں میں سے؟ اسکی تفصیل پچھلے پارے میں گذر چکی ہے

واقعہ موسیٰؑ و خضرؑ

بستی کا مہمان نوازی سے انکار۔ فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا۔ (کہف۔77)

موسیٰؑ اور خضر کا گذر ایک بستی پر ہوا۔ یہ بخیلوں کی بستی تھی کہ مہمانوں کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا، حالانکہ مسافروں کو کھانا کھلانا اور مہمان نوازی کرنا ہر شریعت کی اخلاقی تعلیمات کا اہم حصہ رہا ہے۔

نبی کریمؐ نے بھی مہمان نوازی کو ایمان کا تقاضا قرار دیا ہے۔

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: من كان يومن بالله وليوم الآخر فليكرم ضيفه۔

جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ مہمان کی عزت و تکریم کرے۔

اس بستی کی مہمان نوازی سے انکار اور بد اخلاقی کے باوجود حضرت خضرؑ نے انکی گرتی دیوار (عمارت) کو بلا معاوضہ ٹھیک کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام، جو اہل بستی کے رویے سے پہلے ہی کبیدہ خاطر تھے، حضرت خضر کے بلا معاوضہ احسان پر خاموش نہ رہ سکے اور بول پڑے کہ جب ان بستی والوں نے ہماری مسافرت، ضرورت مندی اور شرف وفضل کسی چیز کا بھی لحاظ نہیں کیا تو یہ لوگ کب اس لائق ہیں کہ ان کے ساتھ احسان کیا جائے۔

اللہ کی مصلحتوں کی وضاحت

اللہ کے کاموں میں پس پردہ حکمت

تکوینی احکام اور عقلی توجیہ،

حدیث: لا یقضی اللہ للمومن من قضاءِ الّا کان خیراً لہ۔

اللہ ربّ العالمین جب بھی بندہ مومن کیلئے کوئی بھی فیصلہ فرماتے ہیں تو وہ اس کیلئے بہتر ہوتا ہے۔

ذوالقرنین کون؟

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا۔

اور (اے محمدؐ!) یہ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرتے ہیں، فرما دیجئے: میں ابھی تمہیں اس کے حال کا تذکرہ پڑھ کر سناتا ہوں۔ (کہف۔83)

They ask you ˹O Prophet˺ about Ẕul-Qarnain. Say, “I will relate to you something of his narrative.”

ذوالقرنین کون؟

یہ احبار مدینہ (مدینہ کے راہب) کے اس تیسرے سوال کا جواب ہے جو نبی کریمؐ سے کئے گئے تھے۔

ذوالقرنین کے لفظی معنی دو سینگوں والے کے ہیں۔ یہ نام اس لئے پڑا کہ فی الواقع اس کے سر پر دو سینگ تھے یا اس لئے کہ اس نے مشرق و مغرب دنیا کے دونوں کناروں پر پہنچ کر سورج کی قرن یعنی شعاع کا مشاہدہ کیا، بعض کہتے ہیں کہ اس کے سر پر بالوں کی دو لٹیں تھیں، قرن بالوں کی لٹ کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی دولٹوں دو مینڈ ھیوں یا دو زلفوں والا۔

ذوالقرنین کی بابت سورۃ کہف آیات۔83۔92 میں ذکر ہے کہ پہلے وہ انتہائی مغرب اور پھر انتہائی مشرق میں پہنچا۔

ذوالقرنین یعنی دو سینگوں والا یعنی طاقت کی علامت، عادل اور عبادت گزار فرمان روا،

ذوالقرنین اور یاجوج ماجوج

یاجوج ماجوج کے متعلق بے شمار اسرائیلیات یعنی اہل کتاب کی روایات موجود ہیں جن کی صحت کی تصدیق ممکن نہیں۔ ان میں سے اکثر خود ساختہ ہیں۔

ذوالقرنین کے سفر کے متعلق اور اس دیوار کے بنانے کے متعلق اور یاجوج ماجوج کے جسموں ان کی شکلوں اور ان کے کانوں وغیرہ کے متعلق وہب بن منبہ سے ایک بہت لمبا چوڑا واقعہ بیان ہوا جو عجیب و غریب ہونے کے ساتھ ساتھ روایت کی صحت سے بھی دور ہے۔ اور بھی ایسے بہت سے واقعات مختلف کتابوں میں درج ہیں جن میں اکثریت غریب اور غیر صحیح ہیں۔

لہٰذا، اس موضوع پر احتیاط کے ساتھ صرف صحیح احادیث کی روشنی میں تحقیقی اور علمی گفتگو کرنی چاہیئے۔

ذوالقرنین زمین کے انتہا کی طرف سفر میں ایک وحشی بستی میں پہنچ گیا جو مشرقی جانب کی آخری آبادی تھی، اس کو مطلع الشمس کہا گیا ہے۔ ان پہاڑوں کے درے میں ذوالقرنین نے انسانوں کی ایک وحشی نما آبادی پائی جو بوجوہ دنیا کے اور لوگوں سے دوری کے اور ان کی اپنی مخصوص زبان کے تہذیب و تمدن سے عاری تھے۔ جو مکانوں میں رہنے کے بجائے میدانوں اور صحراؤں میں بسیرا کیے ہوئے تھے، لباس سے بھی آزاد تھے۔ ذولقرنین نے وہاں ایک دیوار بنادی تاکہ بقیہ دنیا ان کے درندگی سے محفوظ رہے۔ قیامت کے قریب دوبارہ یاجوج ماجوج کا ظہور ہوگا، جس کا ذکر سورۃ انبیاء (آیت۔96) میں ملتا ہے۔

اختتام سورت۔ آخرت کی منظر کشی

سب سے زیادہ خسارے والے

خود بھی گمراہ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا۔ اَ لَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔

فرمادیجیے: کیا ہم تمہیں ایسے لوگوں سے خبردار کردیں جو اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام و نامراد لوگ ہیں؟ یہ وہ ہیں کہ جن کی دنیاوی زندگی کی تمام تر کوششیں بے کار ہو گیئں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔ (کہف۔104،103)

Say, ˹O Prophet,˺ "Shall we inform you of who will lose the most deeds?
˹They are˺ those whose efforts are in vain in this worldly life, while they think they are doing good!"

یعنی اعمال ان کے ایسے ہیں جو اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہیں، لیکن بزم خویش وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔
اس سے مراد کون ہیں؟ صحیح بات یہ ہے کہ آیت عام ہے جس میں ہر وہ فرد اور گروہ شامل ہے جس کے اندر مذکورہ صفات ہوں گی۔

جنّت الفردوس

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کی مہمانی نوازی کے لیے جنت الفردوس ہے۔(کہف۔107)

Indeed, those who believe and do good will have the Gardens of Paradise as an accommodation,

حدیث: جنت الفردوس، جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے، اسی لئے نبی ﷺ نے فرمایا: اذا سالتم اللہ الجنّہ فاسئلوہ الفردوس فانّہ اعلی الجنّہ۔ جب بھی تم اللہ سے جنت کا سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو، اس لئے کہ وہ جنت کا اعلیٰ حصہ ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔(البخاری)

رب کے کلمات، صفات لامحدود

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔

کہہ دیجئے کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں کے لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائے تو وہ بھی میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا، گو ہم اسی جیسا اور بھی اس کی مدد میں لے آئیں۔(کہف۔109)

Say, ˹O Prophet,˺ "If the ocean were ink for ˹writing˺ the Words (attributes) of my Lord, it would certainly run out before the Words of my Lord were finished, even if We refilled it with its equal."

اللہ تعالٰی کی عظمتوں کا شمار نا ممکن

کَلِمَاَت سے مراد، اللہ تعالٰی کا علم محیط، اس کی حکمتیں اور وہ دلائل وبرائین ہیں جو اس کی واحدنیت پر دال ہیں۔ انسانی عقلیں ان سب کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور دنیا بھر کے درختوں کے قلم بن جائیں اور سارے سمندر بلکہ ان کی مثل اور بھی سمندر ہوں، وہ سب سیاہی میں بدل جائیں، قلم گھس جائیں گے اور سیاہی ختم ہو جائے گی، لیکن رب کے کلمات اور اس کی حکمتیں ضبط تحریر میں نہیں آسکیں گی۔

کامیاب زندگی کا خلاصہ

ایمان، عمل صالح، خاتمہ بالایمان

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْالِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَـعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًـاوَّلَايُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔

توجسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔(کہف۔110)

So whoever hopes for the meeting with their Lord, let them do good deeds and associate none in the worship of their Lord.

سورہ مریمؑ

Chappter-19: Surah Maryam

Mother of Prophet Jesus, Mary - Peace be upon her

سورۃ مریم مکی سورت ہے اور اس میں 98آیات ہیں۔

شانِ نزول

وقت نزول۔ ہجرت حبشہ

ہجرت حبشہ کے واقعات میں بیان کیا گیا کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی اور اس کے مصاحبین اور امرا کے سامنے جب سورہ مریم کا ابتدائی حصہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے پڑھ کر سنایا تو ان سب کی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو گئیں اور نجاشی نے کہا کہ یہ قرآن اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو لے کر آئے ہیں، یہ سب ایک ہی مشعل کی کرنیں ہیں۔(فتح القدیر)۔

ذکریاؑ کا تذکرہ

تنہائی میں اللہ سے دعا کی

اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا۔

جبکہ اُس نے اپنے رب سے تنہائی میں چپکے چپکے دعا کی۔(مریم۔3)

When he (Prophet Zachariah) supplicated to his Lord privately.

تنہائی میں دعا اس لئے کی کہ یہ اللہ کو زیادہ پسند ہے کیونکہ اس میں تضرع وانابت اور خشوع و خضوع زیادہ ہوتا ہے۔

اگلی آیت میں حضرت زکریاؑ کی اہلیہ کا ذکر ہے۔ان کا نام اشاع بنت فاقود بن میل ہے یہ حضرت حنہ (والدہ مریم) کی بہن ہیں۔ لیکن زیادہ قول صحیح یہ لگتا ہے کہ اشاع بھی حضرت عمران کی دختر ہیں جو حضرت مریم کے والد تھے۔یوں حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں۔حدیث صحیح سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔(فتح القدیر)

دعا کی قبولیت اور یحییٰؑ کا تذکرہ

صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرو

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔

پھر (زکریاؑ) محراب عبادت سے نکل کر اپنے لوگوں کے پاس آئے اور اشارے سے ان کو ہدایت کی کہ صبح وشام اللہ کی تسبیح کرو ۔(مریم۔11)

So he came out to his people from the sanctuary (prayer chamber), signalling to them to glorify ˹Allah˺ morning and evening.

تین مواقع پر سلامتی

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا۔

اور ان پر سلامتی اور رحمت ہے جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وفات پائیں گے اور جس دن زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔(مریم۔15)

And peace be upon him the day he was born and the day he dies and the day he is raised alive.

تین مواقع انسان کے لئے سخت اور اہم ہوتے ہیں:

1۔جب انسان کی پیدائش ہوتی ہے اس وقت وہ موت وحیات کی کشمکش سے نکل کر دنیا میں آتا ہے۔

2۔جب انسان پر موت کی کیفیت (سکرات الموت) طاری ہوتی ہے۔

3۔اور جب اسے قبر سے زندہ کرکے اٹھایا جائے گا تو وہ اپنے کو میدان محشر کی ہولناکیوں میں گھرا ہوا پائے گا۔

اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ ان تینوں جگہوں میں اپنے برگزیدہ نبیؑ کیلئے ہماری طرف سے سلامتی اور امان ہے۔

مریمؑ کی سیرت وتذکرہ

اور (اے محمدؐ!) آپ اس کتاب (قرآن مجید) میں مریم (علیہا السلام) کا ذکر کیجئے۔۔۔۔ (مریم۔16)

And mention in the Book ˹O Prophet, the story of˺ Mary…..

اللہ تعالٰی نے محض اپنی قدرت کاملہ سے حضرت مریم علیہا السلام کو معجزانہ طور پر اولاد عطا فرمائی۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا فرزند انہیں دیا جو اللہ کے برگزیدہ پیغمبر اور روح اللہ اور کلمۃ اللہ تھے۔حضرت مریمؑ عمران کی صاحبزادی تھیں حضرت داؤدؑ کی نسل میں سے تھیں۔اس زمانے کے دستور کے مطابق آپ کی والدہ صاحبہ نے آپ کو بیت المقدس کی مسجد اقدس کی خدمت کے لئے دنیوی کاموں سے آزاد کردیا تھا۔اللہ نے یہ نذر قبول فرمالی اور حضرت مریم کی نشوونما بہترین طور پر کی اور آپ اللہ کی

عبادت میں، ریاضت میں اور نیکیوں میں مشغول ہو گئیں۔ آپ کی عبادت و ریاضت زہد و تقویٰ زبان زد عوام ہو گیا۔ آپ اپنے خالو حضرت زکریاؑ کی پرورش و تربیت میں تھیں۔ جو اس وقت کے بنی اسرائیلی نبی تھے۔ تمام بنی اسرائیل دینی امور میں انہی کے تابع فرمان تھے۔ حضرت زکریاؑ پر حضرت مریمؑ کی بہت سی نشانیاں ظاہر ہوئیں خصوصاً یہ کہ جب کبھی آپ ان کے عبادت خانے میں جاتے نئی قسم کے بے موسم پھل وہاں موجود پاتے دریافت کیا کرتے کہ مریم یہ کہاں سے آئے؟ جواب ملا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے وہ ایسا قادر ہے کہ جسے چاہے بے حساب روزیاں عطا فرمائے۔

سورۃ آل عمران میں بھی حضرت مریمؑ کی سیرت کا ذکر گزر چکا ہے۔

عیسیٰؑ کی معجزانہ پیدائش

عیسیٰؑ کا تعارف

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتَانِیَ الْکِتَابَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا۔ وَجَعَلَنِیْ مُبَارَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلَاۃِ وَالزَّکَاۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا۔ وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا۔ وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا۔ ذٰلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ۔

کہا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، مجھے اس نے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں کہیں ہوں، اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی ہے جب تک میں زندہ ہوں۔ اور اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرنے والا، اور مجھے جبّار اور شقی نہیں بنایا۔ اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا۔ یہ ہے صحیح واقعہ عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کا، یہی ہے وہ حق بات جس میں لوگ شک و شبہ میں مبتلا ہیں۔ (سورۃ مریم۔30-34)

˹Jesus˺ declared, “I am truly a servant of Allah. He has destined me to be given the Scripture and to be a Prophet. He has made me a blessing wherever I go, and bid me to establish prayer and give Zakah (Charity) as long as I live, and to be kind to my mother. He has not made me arrogant or defiant. Peace be upon me the day I was born, the day I die, and the day I will be raised back to life!

That is Jesus, son of Mary. ˹And this is˺ a word of truth, about which they dispute.

یعنی یہ ہیں وہ صفات، جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام متصف کئے گئے تھے۔

قیامت کا نام۔یوم حسرت

Day of Regret

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اے نبیؐ! اور انہیں حسرت کے دن کا ڈر سنا دیں۔ جس دن سارے معاملہ کا فیصلہ ہو گا اور وہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔۔۔(مریم۔39)

And warn them ˹O Prophet˺ of the Day of Regret, when all matters will be settled, while they are ˹engrossed˺ in heedlessness and disbelief.

روز قیامت کو یوم حسرت کہا گیا، اس لئے کہ اس روز سب ہی حسرت کریں گے۔ گناہ گار حسرت کریں گے کہ کاش انہوں نے برائیاں نہ کی ہوتیں اور نیکوکار اس بات پر حسرت کریں گے کہ انہوں نے اور زیادہ نیکیاں کیوں نہیں کمائیں؟

ابراہیمؑ اور انکے والد کا ذکر

وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا

اور قرآن میں ابراہیمؑ کا ذکر کیجئے۔ کہ وہ ایک صدیق پیغمبر تھے۔۔۔(مریم۔41)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے ادب واحترام کے تقاضوں کو پوری طرح ملحوظ رکھتے ہوئے، نہایت محبت اور پیار کے لہجے میں والد کو توحید کا وعظ سنایا۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین اگر غیر مسلم بھی ہوں تب بھی ان کے ساتھ ادب واحترام اور حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے۔

لا تعبد الشّیطان۔ شیطان کی عبادت نہ کرو، (مریم۔44)

موسٰیؑ کوہ طور پر، (مریم۔52)

ابوالحجاز اسماعیلؑ کا تذکرہ

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا۔

اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ (وبرگزیدہ) تھے۔(مریم۔55)

حضرت ادریسؑ کا تعارف

وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا۔

اور ہم نے انہیں بڑے ہی اونچے مقام تک بلند کیا تھا۔۔(مریم۔57)

And We elevated him to an honourable status

حضرت ادریس علیہ السلام کہتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کے بعد پہلے نبی تھے۔

بلندی مکان سے مراد؟

بعض مفسرین نے اس کا مفہوم رُفِعَ إِلَى السَّمَآءِ سمجھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی طرح انہیں بھی آسمان پر اٹھالیا گیا لیکن قرآن کے الفاظ اس مفہوم کے لئے صاف نہیں ہیں اور کسی صحیح حدیث میں بھی یہ بیان نہیں ہوئی۔ البتہ اسرائیلی روایات میں ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر ملتا ہے جو اس مفہوم کے اثبات کے لئے کافی نہیں۔ اس لئے زیادہ صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے مراد مرتبے کی وہ بلندی ہے جو نبوت سے سرفراز کرکے انہیں عطا کی گئی۔ واللہ اعلم

رحمان کے سامنے سجدہ ریز ہونے والے

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا

جب ان پر رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے وہ سجدہ کرتے ہوئے اور گڑ گڑاتے ہوئے گر پڑتے ہیں۔(مریم۔58)

Whenever the revelations of the Most Compassionate were recited to them, they fell down, prostrating and weeping.

گویا اللہ کی آیات کو سن کر وجد کی کیفیت کا طاری ہو جانا اور عظمت الٰہی کے آگے سجدہ ریز ہو جانا، بندگان الٰہی کی خاص علامت ہے۔

سجدہ تلاوت کی مسنون دعا یہ ہے: سَجَدَ وَ جْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ، وَصَوَّرَهُ، وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهَ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ۔(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

ناخلف لوگوں کا تذکرہ

بے نمازی وخواہشات نفس کے پیروکار

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ

پھر ان کی جگہ ایسے ناخلف آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات نفس کی پیروی کی پھر عنقریب گمراہی کی سزا پائیں گے۔(مریم۔59)

But they were succeeded by generations who neglected prayer and followed their lusts and so will soon face the severe consequences.

اللہ کے برگزیدہ بندوں کا تذکرہ کرنے کے بعد ان لوگوں کا ذکر کیا جارہا ہے، جو ان کے برعکس اللہ کے احکام سے غفلت واعراض کرنے والے ہیں۔ نماز ضائع کرنے سے مراد یا تو بالکل نماز کا ترک ہے یا ان کے اوقات کو ضائع کرنا ہے یعنی وقت پر نماز نہ پڑھنا، جب جی چاہا، نماز پڑھ لی، یا بلاعذر اکٹھی کرکے پڑھنا کبھی دو، کبھی چار، کبھی ایک اور کبھی پانچوں نمازیں۔ یہ بھی تمام صورتیں نماز ضائع کرنے کی ہیں جس کا مرتکب سخت گناہ گار اور آیت میں بیان کردہ وعید کا سزاوار ہو سکتا ہے۔

سچی توبہ کرنے والے اس سے مستثنیٰ ہیں

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا۔

البتہ جو توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عملی اختیار کرلیں وہ جنّت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرّہ برابر حق تلفی نہ ہو گی۔(مریم۔60)

As for those who repent, believe, and do good, it is they who will be admitted into Paradise, never being denied any reward.

لیکن جو توبہ کرلیں یعنی نماز ترک کرنے اور خواہشات نفس کی پیروی سے باز آجائیں اور ایمان وعمل صالح کے تقاضوں کا اہتمام کرلیں تو ایسے لوگ مذکورہ انجام بد سے محفوظ اور جنت کے مستحق ہوں گے۔

جنت میں فضولیات نہیں ہو نگی

لَّا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًاؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا

جنت میں کوئی فضول بات نہ سنیں گے، صرف ان پر ہر طرف سے سلامتی ہی سلامتی (سلام ودعا) ہو گی۔ انہیں صبح شام رزق میسر ہو گا۔(مریم۔62)

There they will never hear any idle talk—only ˹greetings of˺ peace. And there they will have their provisions morning and evening.

جنت میں ہر طرف امن اور سلامتی کا ماحول ہو گا۔ لغو اور فضولیات نہیں ہو نگی۔ اہل جنت کے درمیان باہمی بغض اور اختلاف نہیں ہو گا۔

ان کے دل، ایک دل کی طرح ہوں گے، صبح شام اللہ کی تسبیح کریں گے۔(صحیح بخاری)

امام احمد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ جنت میں رات اور دن نہیں ہونگے، صرف اجالا ہی اجالا اور روشنی ہی روشنی ہو گی۔

منکرین آخرت کی سوچ

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا۔ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا۔

اور (غافل) انسان کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو کیا پھر زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟۔ کیا انسان کو یاد نہیں کہ ہم پہلے بھی اس کو پیدا کر چکے ہیں جبکہ وہ کچھ بھی نہ تھا؟۔(مریم۔66-67)

Yet ˹some˺ people ask ˹mockingly˺, “After I die, will I really be raised to life again?”

Do ˹such˺ people not remember that We created them before, when they were nothing?

پس ابتداء تخلیق دلیل ہے دوبارہ کی پیدائش پر۔ جس نے ابتدا کی ہے وہی اعادہ کرے گا اور اعادہ بہ نسبت ابتدا کے ہمیشہ آسان ہوا کرتا ہے۔ صحیح حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے ابن آدم جھٹلا رہا ہے اور اسے یہ لائق نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا تو یہ ہے کہ کہتا ہے جس طرح اللہ نے میری ابتدا کی، اعادہ (دوبارہ پیدا) نہیں کرے گا۔۔۔(حدیث)

کثرت مال فریب زندگی۔

سورۃ مریم۔73

اللہ تعالٰی نے فرمایا، دنیا کی یہ چیزیں ایسی نہیں ہیں کہ ان پر فخر اور ناز کیا جائے، یا ان کو دیکھ کر حق و باطل کا فیصلہ کیا جائے۔ یہ چیزیں تو تم سے پہلی امتوں کے پاس تھیں، لیکن تکذیب حق کی پاداش میں انہیں ہلاک کر دیا گیا، دنیا کا یہ مال و اسباب انہیں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکا۔ یہ چیزیں مہلت اور آزمائش کے طور پر بھی ملتی ہیں، اس لئے یہ کوئی معیار نہیں۔ اصل اچھے برے کا پتہ تو اس وقت چلے گا، جب مہلت عمل ختم ہو جائے گی اور حساب ہو گا۔

عبادت میں استقامت۔ فاعبدہ واصطبر لعبادتہ،

باقیات صالحات کی اہمیت

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًىؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا۔

اور ہدایت یافتہ لوگوں کو اللہ تعالٰی ہدایت میں بڑھاتا ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے بہت ہی بہتر ہیں۔ (مریم۔76)

And Allah increases in guidance those who are ˹rightly˺ guided. And the everlasting good deeds are far better with your Lord in reward and in outcome

حدیث: ایک دن حضور ﷺ ایک خشک درخت تلے بیٹھے ہوئے تھے اس کی شاخ پکڑ کر ہلائی تو سوکھے پتے جھڑنے لگے آپ نے فرمایا دیکھو اسی طرح انسان کے گناہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر سبحان اللہ والحمد للہ کہنے سے جھڑتے ہیں۔ اے ابو درداء ان کا ورد رکھ اس سے پہلے کہ وہ وقت آئے کہ تو انہیں نہ کہہ سکے یہی باقیات صالحات ہیں۔۔۔ (ابن ماجہ)

باقیات صالحات پر مزید تفسیر پہلے گذر چکی ہے۔

یوم حشر کا منظر نامہ

اللہ ربّ العزّت کی شان۔

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا

یہ رحمان کے شایان شان نہیں کہ وہ اولاد رکھے۔۔ (مریم۔92)

It does not befit ˹the majesty of˺ the Most Compassionate to have children.

سب نے اللہ کے حضور پیش ہونا ہے

اِنْ كُلُّ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِى الرَّحْمٰنِ عَبْدًا

زمین و آسمان میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اس کی بارگاہ میں بندہ بن کر حاضر ہونے والا نہ ہو۔ (مریم۔93)

There is none in the heavens or the earth who will not return to the Most Compassionate in full submission.

اللہ کے ہاں جوابدہی انفرادی ہوگی

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا

اوران میں ہر ایک روز قیامت اس کے حضور اکیلا (انفرادی طور پر) حاضر ہوگا۔۔(مریم۔95)

And each of them will return to Him on the Day of Judgment all alone.

یعنی اللہ کے ہاں جواب دہی انفرادی ہوگی۔ ہر شخص اپنے اعمال کا خود انفرادی طور پر ذمہ دار ہوگا۔ اس دن نہ مال نفع دے گا، نہ خاندان، نہ حسب و نسب، نہ دوست احباب۔ ہر شخص کو تنہا اپنا اپنا حساب دینا پڑے گا اور جن کی بابت انسان دنیا میں یہ سمجھتا ہے کہ یہ میرے وہاں حمائتی اور مددگار ہوں گے، وہاں سب غائب ہو جائیں گے۔ کوئی کسی کی مدد کے لئے حاضر نہیں ہوگا۔

اللہ جب کسی سے راضی ہوتے ہیں تو مخلوق کے دل میں اس کیلئے محبت پیدا فرمادیتے ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

یقیناً جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور عمل صالح کر رہے ہیں عنقریب رحمان اُن کے لیے دلوں میں محبت پیدا کر دے گا۔۔

(مریم۔96)

As for those who believe and do good, the Most Compassionate will ˹certainly˺ bless them with ˹genuine˺ love.

یعنی دنیا میں لوگوں کے دلوں میں اس کی نیکی اور اچھائی کی وجہ سے محبت پیدا کر دے گا۔

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی (نیک) بندے کو اپنا محبوب بنالیتا ہے تو اللہ جبرائیل علیہ السلام کو کہتا ہے، میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنی شروع کر دیتے ہیں پھر جبرائیل علیہ السلام آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے، پس تمام آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر اللہ کے فرشتے زمین میں لوگوں کے دلوں میں اس شخص کیلئے محبت، قبولیت اور پذیرائی پیدا فرما دیتے ہیں۔ (صحیح بخاری)۔

سورہ طٰہٰ

Chapter-20: Surah Ta-Ha

سورۃ طٰہٰ مکی سورت ہے اور اس میں 135 آیات ہیں۔

سورۃ طٰہٰ کی تلاوت اور عمرؓ کا قبول اسلام

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے متعدد اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ بعض تاریخ وسیر کی روایات میں اپنی بہن اور بہنوئی کے گھر میں سورہ طہ کا سننا اور اس سے متاثر ہونا بھی مذکور ہے۔ (فتح القدیر)

طٰہٰ۔ اللہ و رسولہ اعلم بمرادہ۔ حقیقی معنی اللہ اور رسولؐ کو ہی معلوم ہیں۔

قرآن اس لیے نہیں اتارا گیا کہ تم مشقت، مشکل میں پڑ جاؤ۔

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى

ہم نے یہ قرآن تم پر اس لیے نازل نہیں کیا ہے کہ تم مصیبت اور مشقت میں پڑ جاؤ۔ (طہ۔2)

We have not revealed the Quran to you ˹O Prophet˺ to cause you distress.

ہم نے یہ قرآن تجھ پر اس لئے نہیں اتارا کہ تجھے مشقت و تکلیف میں ڈال دیں۔ کہتے ہیں کہ جب قرآن پر عمل حضور ﷺ نے اور آپ کے صحابہ نے شروع کر دیا تو مشرکین کہنے لگے کہ یہ لوگ تو اچھی خاصی مصیبت میں پڑ گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ یہ پاک قرآن تمہیں مشقت میں ڈالنے کیلئے نہیں اترا۔ لہٰذا جتنا آسانی سے ہو سکے اس کو پڑھ لیا کرو ۔ یہ قرآن شقاوت کی چیز نہیں بلکہ رحمت و نور اور جنت کی دلیل ہے۔ یہ قرآن نیک لوگوں کے لئے جن کے دلوں میں خوف الٰہی ہے تذکرہ وعظ و ہدایت و رحمت ہے۔ اسے سن کر اللہ کے نیک بندے حلال حرام سے واقف ہو جاتے ہیں اور اپنے دونوں جہان سنوار لیتے ہیں۔ یہ قرآن تیرے رب کا کلام ہے اسی کی طرف سے نازل شدہ ہے جو ہر چیز کا خالق مالک رازق قادر ہے۔ (بحوالہ ابن کثیر)

رحمٰن عرش پر جلوہ افروز ہے

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى

رحمان جو عرش کائنات پر جلوہ گر ہے۔ (طٰہٰ۔5)

The Most Compassionate, ˹Who is˺ established on the Throne.

یعنی اللہ تعالیٰ عرش پر جلوہ فرما ہے، لیکن کس طرح اور کیسے ؟ یہ کیفیت کسی کو معلوم نہیں۔

قول امام مالک رحمہ اللہ: الاستواء حق، ولایمان بہ واجب، و کیفیتہ مجھول، والسوال عنہ بدعۃ۔ اللہ رب العالمین کا عرش پر مستوی ہونا برحق ہے، اس پر ایمان لانا واجب یعنی ضروری ہے۔ اس (استواء علی العرش) کی کیفیت نامعلوم ہے۔ اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے۔

اقم الصّلٰوۃ لذکری۔ نماز کو میرے ذکر (میری یاد) کیلئے قائم کرو،

موسیٰؑ کی سیرت کے بقیہ پہلو

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰىۘ۔ (طہٰ۔9)

موسیٰ آگ کی تلاش میں نکلے تھے، اللہ نے اپنا نور عطا فرمادیا۔

اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی۔(طہٰ۔11)

جوتے اتارو تم ایک مقدس مقام پر ہو

اِنِّیۡۤ اَنَا۠ رَبُّكَ فَاخۡلَعۡ نَعۡلَيۡكَ‌ۚ اِنَّكَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًى‏۔(طہٰ۔12)

بیشک میں ہی تمہارا رب ہوں سو تم اپنے جوتے اتار دو، بیشک تم طوٰی کی مقدس وادی میں ہو،

It is truly I. I am your Lord! So take off your sandals, for you are in the sacred valley of Ṭuwa.

جوتے اتار کر آگے آؤ

جوتیاں اتارنے کا حکم اس لئے دیا کہ اس میں تواضع کا اظہار اور شرف و تکریم کا پہلو زیادہ تھا۔اور ایک مقدس جگہ وادی طویٰ کی پاکیزگی اور تعظیم اس کا سبب تھا، جیسا کہ قرآن کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے۔اسی تعظیم کے اصول کے تحت مسجد یا مصلّیٰ میں جوتے اتار کر داخل ہوتے ہیں۔

اللــہ کی یاد مــیں نمــاز پڑھو

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكۡرِىۡ

میری یاد کیلئے نماز قائم کرو۔(طہٰ۔14)

And establish prayer for My remembrance.

لِذِكۡرِىۡ کا ایک مطلب یہ ہے کہ تو مجھے یاد کرے، اسلئے یاد کرنے کا طریقہ عبادت ہے اور عبادت میں نماز کو خصوصی اہمیت و فضیلت حاصل ہے۔دوسرا مفہوم یہ ہے کہ جب بھی میں تجھے یاد آجاؤں نماز پڑھ، یعنی اگر کسی وقت غفلت یا نیند کا غلبہ ہو تو اس کیفیت سے نکلتے ہی اور میری یاد آتے ہی نماز پڑھ۔جس طرح کہ نبیؐ نے فرمایا: جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے، تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب بھی اسے یاد آئے پڑھ لے۔(صحیح بخاری)

موسیٰؑ کی شرح صدر و فصاحت زبان کی دعا:

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ۔ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ

موسیٰؑ نے دعا کی: پروردگار، میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے کام (دعوت و تبلیغ) کو میرے لیے آسان فرمادے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے، (زبان کی لکنت دور فرما)۔ (طٰہٰ۔25۔28)

Moses prayed, "My Lord! Uplift my heart for me,

And make my task (preach) easy,

And remove the impediment from my tongue

So people may understand my speech.

دعائیں قبول ہوگئیں

قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی

جناب باری تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ تیری تمام دعائیں قبول کرلی گئیں۔ (طٰہٰ۔36)

Allah responded, "All that you requested has been granted, O Moses!

سیرت موسیٰ علیہ السلام کا خلاصہ

پیدائش سے دریا کی موجوں پر،

فرعون کے محل سے قبطی کے قتل تک،

مدین کا سفر، شادی اور واپسی،

وادی طوٰی میں،

کوہ طور پر اللہ سے ہمکلامی،

کوہ طور واپسی اور فرعون کو دعوت،

غرقِ فرعون سے صحرائے سینا تک،

سامری کا کردار اور بچھڑے کی عبادت،

انسان اور مٹّی، زمین کا تعلق

انسان کی حقیقت: مٹی سے، مٹی پر، اور مٹی کے اندر،

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى

اسی زمین سے ہم نے تمھیں بنایا اور اسی میں لوٹائیں گے اور دوبارہ اِسی سے نکالیں گے۔(طٰہٰ۔55)

From the earth We created you, and into it We will return you, and from it We will bring you back again.

تدفین کے وقت قبر پر مٹی ڈالتے وقت اس آیت کی تلاوت مستحب ہے

بعض روایات میں دفنانے کے بعد قبر پر تین مٹھیاں مٹی ڈالتے وقت اس آیت کا پڑھنا نبیؐ سے منقول ہے، لیکن سنداً یہ روایات ضعیف ہیں۔ تاہم آیت کے بغیر تین لپیں ڈالنے والی روایت، جو ابن ماجہ میں ہے، صحیح ہے، اس لئے دفنانے کے بعد دونوں ہاتھوں سے تین تین مرتبہ مٹی ڈالنے کو علماء نے مستحب قرار دیا ہے

مغفرت کن کیلئے:

توبہ، ایمان اور نیک اعمال والوں کیلئے

وَاِنِّىْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى

اور بے شک میں بڑا بخشنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے پھر ہدایت پر قائم رہے۔

(طٰہٰ۔82)۔

But I am truly Most Forgiving to whoever repents, believes, and does good, then persists on ˹true˺ guidance.”

یعنی مغفرت الٰہی کا مستحق بننے کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں:

1۔ کفر و شرک اور معاصی سے توبہ،

2۔ ایمان،

3۔ عمل صالح

4۔خاتمہ بالا یمان یعنی راہ راست پر چلتے رہنا یعنی استقامت، حتٰی کہ ایمان ہی پر موت آئے۔

سامری اور بچھڑے کی عبادت

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ

موسیٰ (علیہ السلام) نے پوچھا سامری تیرا کیا معاملہ ہے؟ (طٰہٰ۔95)

Moses then asked, “What did you think you were doing, O Sâmiri?”

حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر عبادت کرنے گئے تو پیچھے سامری نامی شخص نے بنی اسرائیل کو بچھڑا پوجنے پر لگا دیا۔ حضرت موسیٰؑ کو جب اپنی قوم کے مشرکانہ فعل کا علم ہوا تو سخت رنج ہوا اور غم وغصے میں بھرے ہوئے وہاں سے واپس قوم کی طرف چلے کہ دیکھو ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے انعامات کے باوجود ایسے مشرکانہ فعل کا ارتکاب کیا۔ واپس آتے ہی کہنے لگے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے تم سے تمام نیک وعدے کئے تھے تمہارے ساتھ بڑے بڑے سلوک و انعام کئے لیکن ذرا سے وقفے میں تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بھلا بیٹھے۔ پھر موسیٰؑ نے اپنی قوم کو خطاب فرمایا کہ تمہارا معبود بچھڑا نہیں بلکہ اللہ رب العالمین ہے۔

تمہارا اصل معبود کون؟

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا

تمہارا معبود برحق تو وہی اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کو اس کا علم محیط ہے۔(طٰہٰ۔98)

⌜Then Moses addressed his people,⌝ “Your only god is Allah, there is no god ⌜worthy of worship⌝ except Him. He encompasses everything in ⌜His⌝ knowledge.”

جس دن صور پھونکا جائے گا

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ-----

جس دن صور میں پھونکا جائے گا۔۔۔(طٰہٰ۔102)

Beware of⌝ the Day the Trumpet will be blown,

صور کیا ہے؟

What is Trumpet?

رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوتا ہے کہ صور کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ایک قرن ہے جو پھونکا جائے گا۔ اور حدیث میں ہے کہ اس کا دائرہ بقدر آسمانوں اور زمینوں کے ہے حضرت اسرافیلؑ اسے پھونکیں گے۔

جب قیامت کی ساری نشانیاں پوری ہو جائیں گی، تو قیامت شروع ہو جائے گی، اس کی ابتدا صور پھونکے جانے سے ہو گی۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے صور پھونکیں گے۔ یہ صور پھونکنا دو مرتبہ ہو گا، پہلی مرتبہ کو **نفخہ صعق** کہا جاتا ہے، اور دوسری مرتبہ کو **نفخہ بعث** کہا جاتا ہے۔

وانّی لغفّار لّمن تاب و آمن و عمل صالحاً ثمّ اھتدٰی،

میں اس کو بخش دوں گا جس نے:

توبہ کی،

سچا ایماندار بن گیا،

نیک اعمال بھی کئے،

پھر ہدایت کے راستے پر چلتا رہا۔

قیامت کا نقشہ۔

حصول علم کی دعا: ربّ زدنی علماً۔ اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما۔ (طٰہٰ۔114)

And pray, "My Lord! Increase me in knowledge."

حدیث: إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا۔ مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا۔ (ابن ماجہ)

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا؛ سهل اللَّهُ له طَرِيقًا الى الْجَنَّةِ۔

جو علم کے راستے پر چلتا ہے اللہ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔ (ابو داؤد، ترمذی)

علم نافع کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے علم نافع عطا کرنے کی دعا مانگی ہے:

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ (ابن ماجہ، باب دعاء رسولؐ)

اے اللہ جو علم تو نے مجھے عطا کیا ہے اس کو نفع بخش بنا اور مجھے وہ علم عطا کر جو میرے لیے نفع بخش ہو۔

اللہ کے ذکر سے اعراض کا نقصان

زندگی برکت سے خالی۔ عجیب گھٹن

ومن اعرض عن ذکری فانّ لہ معیشۃ ضنکا۔۔،

تاریخ سے سبق حاصل کرو

ویرانوں اور کھنڈرات سے سبق حاصل کرو

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى۔

پھر کیا اِن لوگوں کو (تاریخ کے اس سبق سے) کوئی ہدایت نہ ملی کہ اِن سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں جن کی (برباد شدہ) بستیوں میں آج یہ چلتے پھرتے ہیں؟ در حقیقت اِس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو عقل سلیم رکھنے والے ہیں۔ (طٰہٰ۔128)

Is it not yet clear to them how many peoples We destroyed before them, whose ruins they still pass by? Surely in this are signs for people of sound judgment.

صبر اور اپنے رب کی حمد و ثنا

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى۔

پس آپؐ ان کی (دل آزار) باتوں پر صبر فرمایا کریں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کریں طلوعِ آفتاب سے پہلے (نمازِ فجر میں) اور اس کے غروب سے قبل (نمازِ عصر میں)، اور رات کی ابتدائی ساعتوں میں (یعنی مغرب اور عشاء میں) بھی تسبیح کیا کریں اور دن کے کناروں پر بھی (نمازِ ظہر میں جب دن کا نصفِ اوّل ختم اور نصفِ ثانی شروع ہوتا ہے)، تاکہ آپ راضی اور خوش ہو جائیں۔(طٰہٰ۔130)

So be patient ˹O Prophet˺ with what they say. And glorify the praises of your Lord before sunrise and before sunset, and glorify Him in the hours of the night and at both ends of the day,[1] so that you may be pleased ˹with the reward˺.

دن رات اللہ کی عبادت (نماز) کی پابندی،

لالچ اور حرص کی مذمّت

تکبّر کے بجائے شکر

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۗ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

اور آپ دنیوی زندگی میں زیب و آرائش کی ان چیزوں کی طرف حیرت و تعجب کی نگاہ نہ فرمائیں جو ہم نے بعض دنیاداروں کو (عارضی) لطف اندوزی کے لئے دے رکھی ہیں تاکہ ہم ان (ہی چیزوں) میں ان کے لئے فتنہ پیدا کر دیں، اور آپ کے رب کی (اخروی) عطا بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔(طٰہٰ۔131)

Do not let your eyes crave what We have allowed some people to enjoy; the ˹fleeting˺ splendour of this worldly life, which We test them with. But your Lord's provision ˹in the Hereafter˺ is far better and more lasting.

حدیث: انظروا إلى من هو أسفل منكم، ولا تنظروا إلى من هو فوقكم، فهو أجدر أن لا تَزْدَرُوا نعمة الله عليكم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اس کو دیکھو جو تم سے دنیاوی لحاظ سے کم تر ہو، اس کو مت دیکھو جو تم سے دنیاوی لحاظ سے برتر ہو، اس طرح زیادہ مناسب ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ جانو گے۔ (بخاری، مسلم)

اہل خانہ، فیملی، بچوں کی اصلاح کی فکر۔

نماز کا حکم اور خود بھی مداومت۔ وامر اھلک بالصّلوٰۃ واصطبر علیھا۔

Bid your family to pray, and be diligent in ˹observing˺ it.

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء، اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:
Mobile: +44 785 3099 327
Email: hafizmsajjad@gmail.com